محمد اسرار خان
شعبۂ اُردو، اسلام*آ* باد ماڈل پوسٹ گریجویٹ کالج، H-8
اسلام*آ* باد

سرئیلزم کیا ہے؟

Surrealism was an important movement of art and literature in the 20thcentury. This movement has been based upon the psychoanalysis of Freud. According to surrealism, the truth in reality is hidden in the un-consciousness. And to unearth this truth needs freedom from social and moral constraints. Surrealism in fact is the name of rebellion against applied art and literature, religion, morality, philosophy, science and wisdom pseudo literary and social attitudes and expression of facts hidden in un-consciousness. This paper introduces surrealism and basic debates surrounding it.

سرئیلزم بیسوی صدی میں ادب اور مصوری کی معروف و ہمہ گیر تحری- تھی، جس کے لیے اُردو میں ورائے واقعیت، ماورائے حقیقت* یا ماورا واقعیت جیسی اصطلاحات مستعمل ہیں۔ سرئیلزم، جس کی C فرائیڈ کی تحلیل نفسی پر رکھی گئی ہے، K نی لاشعور کے نہاں خانوں میں گھس کر حقائق کی در* یافت کا* م ہے۔ سرئیلزم کے مطابق اصل سچائی وہ ہے، جو K ن کے لاشعور میں پوشیدہ ہے، اور جس کے آزادانہ اظہار میں K ن جھجک محسوس کر* ہے۔ سرئیلزم کے مطابق لاشعور میں موجود اصل سچائی کے اظہار کے لیے معاشرتی اور اخلاقی* پابندیوں کی قید سے آزادی ضروری ہے۔ یعنی .# -- K ن خود کو عقلی اور منطقی حد بندی سے آزاد نہیں کرے گا، اصل سچائی کو منظر عام پر نہیں لا سکے گا۔ سرئیلزم دراصل بیسوی صدی کے مروجہ علوم و فنون، مذہب، اخلاقیات، فلسفہ، فرسودہ ادبی و سماجی رویوں کے خلاف بغاوت اور لاشعور میں پوشیدہ صداقتوں اور دبی ہوئی خواہشات کے اظہار کا* م ہے۔

* رنخ سے* .$ ہے کہ K ن نے ہر دور میں ذاتی، معاشی و معاشرتی، غرض ہر قسم کے مسائل کو حل کرنے کے لیے ہر ممکن کوشش کی۔ سترہویں اور اٹھارویں صدی سے پہلے یورپ والوں نے مذہب تو کبھی فلسفہ کا سہارا لے کر مسائل کو سُلجھانے کی کوشش کی، لیکن وہ ان دونوں کی کارکردگی سے مطمئن نہیں ہوئے، اور اپنے مسائل کے حل کے لیے عقل اور سائنس و ٹیکنالوجی کی طرف رجوع کیا، اور یوں ریشنلزم کی تحری- شروع ہوئی۔ سائنس نے .# کئی مسائل کا حل بخوبی نکالا تو وہ عقل اور سائنس کے اَ +یدہ ہو گئے۔ لیکن یورپ والوں کو شد+ پریشانی اور مایوسی کا سامنا اُس وقت ہوا .# پہلی .B عظیم میں سائنس کے اX دکردہ جنگی آلات نے K نی ا | کے پرزے اُڑا دیے۔

۱۹۱۴ء میں .# پہلی .B عظیم کا آغاز ہوا تو دV ممالک عموماً، جبکہ یورپ خصوصاً اس .B کی تباہ کاریوں کی زد میں آH یا۔ اس .B کے ا* ثرات دور دراز- پھیل گئے۔ ہزاروں K نی جا 3 اس آگ اور خون کی ہولی کی+ رہو گئیں۔ اس دور کے* ر- سایوں

نے نوجوان ± کے ذہنوں کو بھی جکڑ لیا۔ پہلی .B عظیم کا واقعہ یورپ والوں کے لیے* لکل * تھا اور اس بڑے سانحے کی تباہ کاریں ان کے دا ‍ ‍ سے * ہر تھیں۔ اَ ایک طرف شکست خوردہ قوموں کے دلوں میں + ٹیکنالوجی اور + جنگی آلات کے لیے D ت کی آگ بھڑک اُٹھی ، تو دوسری طرف فاتح اقوام اخلاقیات کے دائرے سے تجاوز کر گئے، اس لیے اس .B کے خلاف شدید ردِعمل شروع ہوا۔ دV طبقوں کے ساتھ ساتھ اس .B کے اثرات یورپ کے قلم قبیلے پر بھی گہرے پڑے۔ ردِعمل کے طور پر . سے پہلے ۱۹۱۶ء میں چند ادیبوں نے مل کر ایک ادبی تحریک کا آغاز کیا، جسے ''ڈاڈاازم'' کے* م سے موسوم کیا H۔ اس ادبی تحریک کی قیادت روما6 سے تعلق ر p والے ''ٹرسٹن زارا'' کر رہے تھے۔ سریئلزم پر تفصیلی بحث کرنے سے پہلے ''ڈاڈاازم'' پر مختصر گفتگو ضروری ہے ، کیوè سریئلزم ''ڈاڈاازم'' ہی کی ایک شاخ تھی۔

ڈاڈاازم کی ادبی تحریک ۱۹۱۶ء میں سو.. رلینڈ کے شہر ''زیورخ'' سے شروع ہوئی ۔۱۴ جنوری ۱۹۱۶ء کو مختلف شاعروں ، ادیبوں اور مصوروں نے زیورخ کے ایک ہال میں اجلاس منعقد کر کے اس ادبی تحریک کی C د رکھی ،جس کے سرکردہ اراکین میں ٹرسٹن زارا کے علاوہ .من شاعر ہیو* ل ،السائٹین مصور ہینس ارپ ، کولون کے میکس ارنسٹ اور* رجیلڈ ، برلن کے راؤل ہوس من (Raul Haus Mann) اور ہیولسن ‍- (Huelsen Beck)، * رک کے شہرت* فتہ مصور مارسل ڈوشاں اور پیرس کے پکابیا، + رے بریٹن * ل ایولارڈ، لوئی آراگان، فلپ * ٹ اور ر ٹ ڈینوس بھی اس تحریک کے علمبرداروں میں شامل تھے۔ ڈاڈاازم نیچرلزم کے خلاف ردِعمل کے طور پر اُبھری تھی ۔اس تحریک نے اس وقت کے مروجہ تمام ادبی Ã*یت ،تصور اخلاق و تہذ$ ،فرسودہ ادبی و اخلاقی اور مروجہ سماجی رویوں کے خلاف شدید ردِعمل کا اظہار کیا ، اور فلسفے ، مذہب ،اخلاق ،علم وفن اور تمام اخلاقی اقدار کی Ô کی ۔

چوè ڈاڈاازم سے تعلق ر p والوں نے مروجہ روایتی Âم کے خلاف جو راستہ اختیار کیا تھا، وہ انتہا پسندانہ تھا، اور ہر رجحان کے خلاف لکھنا ہی اس کا مقصد تھا، اس لیے دV حلقوں نے اس کو تنقید کا K نہ بنا* ،جبکہ خود ڈاڈاازم سے منسلک اراکین بھی Ãی اعتبار سے دو حصوں میں C شروع ہو گئے۔ اَ چہ اس تحریک کے اس منفی پہلو کے ساتھ کچھ مثبت پہلو بھی ہیں ،مثلاً اس تحریک نے ادب وفن کے مروجہ سانچوں کو توڑ کر نئے سانچوں کی تشکیل اور ادبی وفنی اقدار کو سکون سے ت دلا کر تحرک کی صورت » کی، اور ادیبوں اور شاعروں کو نئے راستوں پر گامزن کرنے میں مدد دی ،لیکن پھر بھی + رے بریٹن کو اس تحریک کے مقاصد کے حصول میں کچھ تشنگی محسوس ہوئی ۔'' ڈاڈاازم'' صرف اور صرف مروجہ اقدار اور ہر رجحان کے خلاف لکھنے کی* پندتھی ،اس لیے + رے بریٹن نے اس * پبندی کو توڑنے کی خواہش ظاہر کی۔ اَ چہ ٹرسٹن زارا اس تحریک کو ہرصورت قائم رکھنا چاہتے تھے،لیکن + رے بریٹن اس کو آگے بڑھانے کے لیے کوشش کرنے لگا اور ایک نئی تحریک ''سریئلزم'' کی C در p لگا۔ ڈاڈاازم سے وابستہ کئی فن کاروں نے + رے بریٹن کے خیالات سے اتفاق کیا، اور یوں ۱۹۲۴ء میں ڈاڈاازم کا جوش آ ٹھ .س کے عرصہ میں ہی بیٹھ H ،اور ایک نئی تحریک ''سریئلزم'' نے جنم لیا۔ اس تحریک کے لیے + رے بریٹن اور اس کے ساتھیوں نے پہلی .B عظیم کے اختتام کے بعد سے ہی کوششیں شروع کر دی تھیں۔ + رے بریٹن ۱۹۲۲ء میں ڈاڈا تحریک سے الگ ہH اور اس نے دو سال بعد یعنی ۱۹۲۴ء میں* قی اراکین میکس ارنسٹ ، * رجیلڈ ،راؤل ہوس من، ہیولن ‍- ، پکابیا،* ل ایولارڈ، لوئی آراگان، فلپ * ٹ اور ر ٹ ڈینوس کے ساتھ مل کر ڈاڈاازم کے مختلف Ã*یت ،طر ! اظہار اور مروج ادبی ولسانی تصورات کو چھوڑ کر اپنے لیے ایک نئے راستے کا انتخاب کیا، جس کو ''سریئلزم''

ٹ٭م ڈیH ۔

سرئیلزم کے معنی ہیں حقیقت سے ماورا اﺑ اورحقیقت۔سرئیلزم ظاہری اورعقلی حدبندی سے ﭘ ے حقائق کی تلاش کا سفر ہے۔ جن مقاصد کے حصول میں ڈاڈاازم کی تحری ﺑ *٭ کام ہوگئی، سرئیلزم نے وہ مقاصد تخیل کی + و ﺗ لاشعور کے نہاں خانوں میں تلاش کرنے کی کوشش کی۔سرئیلزم کی تحری ﺑ نے ڈاڈاازم کی بغاوت اورانکاراورK نی لاشعوراورخوابوں کو5کرآزادانہ طریقۂ اظہارکیC د رکھی۔ اس تحری ﺑ کے علمبرداروں کے مطابق سچائی وہ نہیں جوہمیں Ā آتی ہے، بلکہ اصل سچائی وہ ہے جو ہمارے لاشعور میں ہے،لیکن اس کے اظہار ﭘ معاشرے نے* پ بنڈ یں لگائی ہیں۔سرئیلسٹ فن کاروں کے مطابق K ن کو ہرحوالے سے آزادی ملنی چاہیے۔ان کے مطابق K ن کوعقل وفہم کی ﺍ فت سے آزاد ہوکر خیالات و ﺑ* ت کا اظہار کر٭ چاہیے ۔بقول ڈاکٹرفردوس انور قاضی:

> ’’سرئیلزم کی تحری ﺑ کا نقطۂ Ā یہ تھا کہ جو جی چاہے لکھو ۔ اس میں خاص اصول اور قواعد کی کوئی اہمیت نہیں تھی ، بلکہ ذہنی اعتبار سے جو خیالات پیدا ہوں ، جس + از میں ذہن میں پیدا ہوں ، انھیں سوچے بغیر بھی لکھ h ہو ، لکھتے چلے جاؤ ۔‘‘[۱]

سرئیلسٹ اپنے خوابوں اورلاشعورمیں چھپی ہوئی سچائی کو* پ لش کرکے سامنے لا٭ چاہتے تھے۔اس تحری ﺑ کا مقصد یہ تھا کہ ذہن کومکمل طور ﭘ آزادکیاجائے۔جس طرح جو خیال جس وقت آئے ،اسے جوں کا توں پیش کر* دیا جائے۔سرئیلزم کی تحری ﺑ نے ان تمام مروجہ* پ بندیوں کے خلاف آوازاٹھائی اوراُس صداقت کوسامنے لانے کی کوشش کی جواب ﺗ ﺑ صرف خوابوں اورلاشعورکی د* میں معاشرتی اوراخلاقی* پ بندیوں کی وجہ سے دبی ہوئی تھی*۔ ر [اعتبارسے سرئیلزم کی جڑیں رومانوی تحری ﺑ سے جاملتی ہیں،کیوè اس کے Ā یۂ فن کی اساس K نی ذہن کی مطلق آزادی کے تصور ﭘ قائم ہے۔بقول ڈاکٹرسہیل احمد:

> ’’سرئیلزم کی تحری ﺑ ای ﺑ بغاوت،ای ﺑ للکارتھی،جس نے ادب اورفن کے بنے بنائے سانچوں کوتوڑااورK نی + گی کی ای ﺑ نئی معنو$ تلاش کرنے کی کوشش کی۔یہ معنو$ اس تحری ﺑ کے’’انکار‘‘ہی میں پوشیدہ ہے۔‘‘[۲]

ڈاکٹرانورسد+ سرئیلزم کے* رے لکھتے ہیں:

> ’’اس تحری ﺑ کے تحت فنون میں ان تمثالوں کوپیش کیاH ،جوشعوراورلاشعورکے سنگم ﭘ تخلیق ہوتی ہیں اورفن کارکے داخل کی آ ç انھیں جس صورت میں د ﺗ] ہے،اسی صورت میں کاغذ ﭘ منتقل کرنے کی کوشش کرتی ہے۔چنانچہ سرئیلزم کی تحری ﺑ آزادتلازمۂ خیال کوای ﺑ ایسی ﭘ ﺗ صورت میں پیش کرنے کادعویٰ کرتی ہے جس میں ذہنی تمثال حقیقت کے مماثل نہیں ، بلکہ خودہی عین حقیقت ہے۔‘‘[۳]

سرئیلزم واقعیت کی محدودد* سے آگے 3 کی بھرپورکوشش تھی ،جوبیسوی صدی کی ﭘ ڈی فنی وادبی تحری ﺑ *٭ $ ہوئی۔+ گی کوہرحوالے سے+ ل دینا سرئیلسٹ فن کاروں کا مقصدفن ٹھہرا۔اس تحری ﺑ کاطر i کارفرائیڈ کی تحلیل نفسی* شعورکی روسے مل جا* ہے۔

+ رے ﭘ یٹن کے مطابق سرئیلزم کا مقصدآزادنفسیاتی عمل کے تحت تخلیقات پیش کر* ہے۔شا+ اس لیے + رے ﭘ یٹن نے فرائیڈ کی تحلیل نفسی اور خوابوں اورلاشعورکی سچائی کوتوجہ دی ۔ان کے مطابق سرئیلسٹ ادی$ اورشاعرلاشعورکی صداقتوں کواصل صورت میں پیش کر* ہے۔اﺍ چہ لاشعورکی د* سے پیش کردہ حقائق ،ﭘ *ت واحساسات بظاہر بے ربط،منتشراوربکھری ہوئی صورت

میں منظر عام پر آتے ہیں ،لیکن غور وفکر کے بعد ان *.ت وخیالات میں ای خاص ربط اور خاص قسم کا Ä وضبط تلاش کیا جاسکتا ہے۔ K نی لاشعور میں مختلف قسم کے *.ت،خیالات اوراحساسات منتشر صورت میں موجود ہوتے ہیں۔ان میں کچھ ایسے بھی ہوتے ہیں جن کا معاشرتی قیود* اخلاقی* پابندیوں کی بنا پر K ن آزادانہ اظہار نہیں کرسکتا۔ یہ سچائیاں دبی ہوئی ضرور ہوتی ہیں، لیکن ختم نہیں ہوا کرتیں اور کبھی کبھی موقع* کر یہ تمام سچائیاں، عالم بے خودی* عالم خواب میں *بھیس+ ل کر بکھری اور منتشر صورت میں اظہا* پاتی ہیں۔بقول ڈاکٹر عارف* قب:

> ''سرئیلزم کے مطابق ظاہری اورحسی عالم کے علاوہ بھی ای ماورائی عالم ہے،جو ہمارے روزمرہ کے تجربوں سے کوئی تعلق نہیں رr ۔اس عالم -- رسائی تحت الشعوری تخیل ہی سے ممکن ہے۔ # -- K ن اپنے آپ کو عقلی اور منطقی + از فکر سے آزاد نہیں کرے گا،اس وقت -- تحت الشعوری تخیل اُبھر نہیں سکتا۔'' [۴]

سرئیلزم کی تحری کا l بغور جائزہ لیا جائے تو واضح ہوگا کہ اس ادبی تحری نے دو حوالوں سے مروجہ طر i کار کے خلاف قلم آزمائی کی ،یعنی موضوعات اور طریقۂ اظہار دونوں قسم کی تبد ~ اس تحری کا مقصد تھا۔سرئیلسٹ فن کاروں کا کام صرف چیزوں کو اس طرح پیش نہیں کر* تھا،جس طرح کہ وہ بظاہر Ä آرہی ہیں، بلکہ ان کا اصل مقصد ظاہر کے پیچھے چھپی ہوئی حقیقتوں -- رسائی حاصل کر* تھا،جس کا Ä رہ صرف داخل کی آ ç سے ہی کیا جاسکتا ہے۔اس طرح وہ K نی *.ت اور نفسیات کی l فت میں 8 چاہتے تھے،اوراسی مقام پر سرئیلزم اور د v تحر r ں کے راستے . اہو جاتے ہیں۔بقول اد $ سہیل:

> ''سرئیلسٹ فن کاروں کے رنگ وروغن میں ڈھل کر ای شے وہ نہیں رہ جاتی ،جیسی* دی النظر میں دکھائی دیتی ہے، بلکہ وہ ہوتی ہے ،جس کی تشکیل اس کے خصائل اورنفسیات کی مدد سے اس کے* طنی تناظر میں ہوتی ہے،یہاں وہ اپنی کجی اور ٹیڑھے پن کے ساتھ Ä آتی ہے۔اسی مقام پر فکر وفن کے دائ ے میں سرئیلزم اپنی معاصر پیش رو تحر k ت سے مختلف ہوجاتی ہے۔'' [۵]

+ رے پر یٹن ،جو اس تحری کا اہم Ä یہ ساز تھا، نے K نی نفسیات کو مد Ä رکھ کر ۱۹۲۵ء میں سرئیلزم کی تحری کا* . قاعدہ منشور شائع کیا۔اس منشور میں اکثر وبیشتر ادبی خیالات سے بحث کی گئی تھی ۔اس کے ساتھ ساتھ اپنے Ä* یت کی تشہیر کے لیے مختلف رسائل بھی جاری کیے ۔اس منشور کے چیدہ چیدہ نکات مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ ادب اورفن میں موضوعات اور طریقۂ اظہار دونوں سطح پر تبد ~ l* ۔

۲۔ شاعری* ادب میں خیال کو مروجہ قیود سے آزاد کرکے اصل صورت میں پیش کر* ۔

۳۔ آزاد نفسیاتی عمل کے تحت ،یعنی تحت الشعور میں ڈوب کر تخلیقات پیش کر* ۔

۴۔ تلازمہ اشکال کی بلند تر حقیقت کو* ۔

+ رے پر یٹن اس منشور میں سرئیلزم کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ خیال کی ایسی پیش کش جس پر عقل وادراک کی کوئی قدغن نہ ہو۔یعنی منطق اورعقلیت کے محدود دائ ے کو توڑ کر آگے سفر کر* ۔+ رے پر یٹن نے تحلیل نفسی کے* وا آدم سیگمنڈ فرائیڈ کے

خیالات میں گہری دلچسپی لی اور اس تحر یـ کی C دفرائیڈ کے Ã یہ تحلیل نفسی اور خوابوں کی تعبیر رکھی ، کیو è ٹ رے۔ یٹن کے Ã یے کے مطابق K ن کے* طن کی د* کی من وعن عکاسی لازمی تھی، جس کے لیے Ñ کوٹٹولنے کی ضرورت محسوس ہوئی ۔ٹ رے۔ یٹن نے فرائیڈ کے Ã* یت میں اُس وقت گہری دلچسپی لی ۔# وہ نفسیات کا طا علم تھا۔نفسیات کے ساتھ ساتھ ان کو ادب سے بھی گہرا لگاؤ تھا۔فرائیڈ نے تحلیل نفسی اور خوابوں کی ۔ جمانی کا جو طر i کار K نی نفسیات اور اس کے لاشعور کو د* یفت کرنے میں استعمال کیا تھا، ٹ رے۔ یٹن نے اسی طر i کار کو ادب میں استعمال کیا۔بقول ڈاکٹر سہیل احمد:

''فر ٹ ڈ کی خوابوں کی تشریح اس نئے رجحان کی علمی C دبن گئی، کیو è لاشعور کی* معلوم د* کی سیا # روزمرہ کی حقیقت سے آگے منطق کی جکڑبندیوں سے دورکسی مطلق صداقت کی تلاش* $ ہوئی۔اس طرح سرئیلزم ا یـ مہم تھی ، جس میں خواب میں چیزوں کی+ ل جانے والی اشکال اور معروض اور موضوع کے ا یـ دوسرے میں مدغم ہونے کا تماشا دکھائی دیتا تھا۔''[۶]

فرائیڈ کی اہمیت اور سرئیلزم کی تحر یـ ، اُس کے ا ثرات کے* رے میں محمد حسن عسکری لکھتے ہیں:''بیسویں صدی کی سے ٹ ئی* کم سے کم سے ہنگامہ ور تحر یـ ''Surrialism'' بھی فرائیڈ کے بغیر* ممکن تھی۔اس ا وہ کی تخلیق اور سماجی تنقید دونوں اس کی مرہونِ منت ہیں۔''[۷]

فرائیڈ نے K نی دماغ کے پوشیدہ گوشے د* یفت کرکے جاگتی ٹ گی کے واقعات کو خوابوں سے 5 نے کی کوشش کی تھی، اور اس طرح اس نے کامیابی کے ساتھ K ن کے* طنی حقائق -- رسائی حاصل کی ۔سرئیلزم بھی جاگنے کو خواب سے 5 نے کی کوشش ہے۔ٹ رے۔ یٹن کے مطابق، # -- سوئے ہوئے اور جاگتے ہوئے خوابوں کو آپس میں مدغم نہیں کیا جا* ،روزمرہ کے حقائق سے آگے اصل حقائق -- رسائی ممکن نہیں ،یعنی صرف اور صرف تصورات کی مدد سے امکا ت -- رسائی ممکن ہے۔بقول زوار حسین:

''د* ئے خواب کے* محدود اسرار، تمام عقلی، اخلاقی، مذہبی اور جمالیاتی تصفیوں سے* یدہ اہمیت کے مستحق ہیں۔خواب تمام مشکلات کا حل ہیں، کیو è وہ K نی ذہن کی* یدہ قابل اعتماد، معتبر اور اصلی خصوصیات کو الہامی + از سے فاش کردیتے ہیں۔''[۸]

تحلیل نفسی اور خوابوں کی ۔ جمانی کیا ہے؟اور اس طریقۂ کار کے مطابق کس طرح K ن کے* طنی د* میں چھپی ہوئی سچائیوں کو د* یفت کیا جاسکتا ہے ۔اس* ب میں چند لمحات کے لیے سگمنڈ فرائیڈ کی طرف رجوع کرنے کی ضرورت ہے۔فرائیڈ کے مطابق تحلیل نفسی سے مراد Ñ کوٹٹول کر+ رونی حقائق اور پوشیدہ خیالات کو د* یفت کر* ہے۔فرائیڈ کے مطابق کبھی کبھی K ن ہنسی میں پناہ لے کر اپنے غم کو چھپانے کی کوشش کر* ہے۔یعنی بظاہر ا ا یـ K ن ہنس رہا ہے تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ وہ واقعی خوش ہے۔اس ہنسی کے پیچھے جگرسوز آہیں بھی ہوتی ہیں، جن کو چھپانے کی K ن کوشش کر* ہے، اور خود کو بظاہر ا یـ ہنس مکھ K ن کے روپ میں پیش کر* ہے* یـ کچھ * تیں ایسی جن کا اظہار وہ آزادانہ طور نہیں کرسکتا اور جھجکتا ہے۔ان جگرسوختہ آہوں اور چھپی ہوئی* توں کا پتہ، جن کے اظہار میں K ن ڈر،خوف* یـ جھجک محسوس کر* ہے، اس صورت میں لگا یـ جاسکتا ہے، # اس کے* طن کو ٹٹولا جائے ۔بقول پروفیسر عبدالحی علوی:

''تحلیل نفسی سے عموماً تین معنی مراد لیے جاتے ہیں، اور تینوں ہی اپنے اپنے طور در ست ہیں:

ا۔ علم طب کا وہ خاص طر i ، جسے *: یونیورسٹی کے سابق و فیسر سگمنڈ فرائیڈ نے عصبی کمزوریوں کے علاج کے لیے آز*یا۔

ب۔ ا ی خاص طر i ، جس سے Ñ کے عمیق طبقات کا انکشاف کیا جا* ہے۔

ج۔ نفسیات کا ایسا مسلک جو صرف فرائیڈ کی تحقیقات کو ا ی Â م کی صورت میں پیش کر* ہے۔"[٩]

لاشعور کا انکشاف فر*ڈ کا اہم کا* مہ ہے۔اس انکشاف کے حوالے سے ان کا کہنا تھا کہ *بی ہوئی* گوار خواہشات لاشعور میں جا*/ یں ہوجاتی ہیں اور معاشرے کے مطالبات سے متصادم ہوکر نفسیاتی Â م کو درہم و ہم کر دیتی ہیں۔لاشعور جبلتوں اور *بی ہوئی خواہشات کی آماجگاہ ہے، جو اپنی اصل صورت میں شعور کی سطح و نہیں اُبھر سکتیں،صرف تحلیل نفسی ہی سے انھیں شعور کی سطح و *یا جاسکتا ہے۔

١٩٠٠ء میں فرائیڈ نے خوابوں کی ت جمانی کا طر i کار بھی وضع کیا ، اور اپنی معرکہ آرا کتاب ''Interpretation of Dreams'' *ی'' خوابوں کی ت جمانی'' شائع کی۔خواب کی تعبیراو ت جمانی فرائیڈ کا بہت و*ا کا* مہ ہے۔فرائیڈ سوتے میں ذہن کے عمل کو خواب *م دیتے ہیں۔ان کے مطابق خوابوں میں گہرے معانی چھپے ہوتے ہیں، جو ت جمانی سے آشکار ہو h ہیں۔خواب کی پیدائش، آرزو اور خواہش کی پیدائش و F ہے۔جہاں کہیں آرزو نے جنم لیا،تو اس کی تکمیل کے لیے K ن خواب دیکھنا شروع کر* ہے۔ *لخصوص وہ خواہشات ،جن کی تکمیل واقعاتی د* میں ممکن نہیں ۔یعنی* آسودہ خواہشات ،جن کی تکمیل کا سامان K ن خواب میں ہی ڈھو*نے کی کوشش کر* ہے۔یعنی K ن کی جن خواہشات کی تسکین ظاہری د* میں نہیں ہوتی وہ ان کی تشفی عالمِ خیال وخواب میں کر8 ہے۔بعض اوقات K ن عالم خواب میں و*ے و*ے کا* مے ،جو وہ جاگتے ہوئے سرا م نہیں دے سکتا،سرا م دیتا ہے*ی کسی* آسودہ*ی جنسی خواہش کی تکمیل وغیرہ۔بقول کرامت حسین:

> ''فرائیڈ کے*دی خواب ہمارے لاشعور کی تعبیر کے لیے ا ی نہا$ معتبر ذریعہ ہیں،کیوe*لعموم انھی کے ذریعے سے ہماری وہ دبی ہوئی خواہشات ،جن کی تسکین بیداری کی حا میں نہ ہوئی ہو*ی نہ ہوسکتی ہو،اپنے اظہا*ی نکاس کا راستہ اختیار کرتی ہیں۔''[١٠]

فرائیڈ کے خیال میں خواب کے دو پہلو ہوتے ہیں ا ی ظاہری اور دوسر*طنی ۔خواب کی ت جمانی کا مقصد*طنی پہلو کو اجا*/ کر* ہو* ہے، جو اس کا اصل موضوع ہے۔خواب کا تیسرا عمل بھی ہے اور وہ یہ کہ خواب میں بیشتر خیالات وتصورات مرئی پیکروں کی ý اختیار کر e ہیں ۔ا*/ K ن کسی چیز سے محروم ہے ،تو وہ اپنی خواہش کی تکمیل علامتی + از میں دیکھے گا*لغ K ن ہمیشہ کسی * آسودہ خواہش کی تسکین کے لیے خواب دیکھے گا۔ان دبی ہوئی خواہشات کی تسکین سیدھے سادے طر j سے ممکن نہیں ہوتی ،اس لیے وہ تسکین کے حصول کے لیے بھیس + ل کر نمودار ہوتی ہیں۔مثلاً عالم خواب میں اُ*،در #* پہاڑ و *ڑھنا، وغیرہ علامات ہیں،جن کا مطلب کچھ اور ہو* ہے،لیکن ان علامات کے + رمعنی پوشیدہ ہوتے ہیں،جن کو سمجھنے کی کوشش کی جاتی ہے۔K ن کی دبی ہوئی خواہشات ،علامات کی صورت میں خوابوں میں ظاہر ہوتی ہیں اور ان علامتوں کو سمجھے بغیر خوابوں کی ت جمانی ممکن نہیں۔بقول ڈاکٹر سلیم اختر:

''تحلیل نفسی اس طریق علاج کا* م ہے، جسے ا j بی مریضوں کے علاج کے لیے فرائیڈ نے وضع کیا تھا، جس کی اساس لاشعور اور اس کے مختلف مظاہر، جیسے خواب وغیرہ کی تشریح و تفہیم پر استوار ہے، اور جس میں جنس اور اس کے متنوع مظاہر اہم* ین کردار ادا کرتے ہیں۔''[١١]

فرائیڈ نے تحلیل نفسی کی روشنی میں مذہب، تمدن، اخلاق اور آرٹ وغیرہ پر بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے۔اس نے ادب اور آرٹ کے* رے میں جن خیالات کا اظہار کیا ہے، سرئیلزم نے انھی خیالات کو د بنا کر اپنے Ä یت کو پروان چڑھا*۔فرائیڈ کے مطابق فن کار دراصل ایسا شخص ہو* ہے جو حقیقت کا سامنا کرنے کے بجائے اس سے منہ موڑ 8 ہے۔وہ تخیل کی مدد سے ا یہ نئی د* تخلیق کر* ہے، جس کے* رے میں وہ بے حد سنجیدہ ہو* ہے، اور ہر ممکن طر j سے اسے پُرکشش بنانے کی کوشش کر* ہے۔وہ اپنی دبی ہوئی خواہشات* لخصوص جنسی خواہشات کی تشفی کے لیے تخیل کی د* کا سفر کر* ہے، اور اپنی تمام خواہشات کو جن کی تکمیل واقعاتی د* میں ممکن نہیں، اسی تخیلاتی د* میں تکمیل سے ہمکنار کر* ہے۔اس کے ساتھ وہ تخیل کی د* سے حقائق کی د* میں لوٹ کر آ* ہے کیو è وہ اپنی مخصوص صلا A سے کام لے کر تخیلات کو حقیقت کا* رنگ بخشتا ہے۔فرائیڈ کے مطابق اگر عام لوگ اپنی* آسودہ خواہشات کو منظر عام پر لا N گے، تو لوگ ان سے Ðت کرنے لگیں گے، لیکن یہی کام . # فن کار کر* ہے تو لوگ اس سے حظ اُٹھاتے ہیں، کیو è فن کار اپنے فن کو پروئے کار لا کر ان Ðت آمیز خواہشات میں تھوڑی سی تبد~ پیدا کر کے ایسے لطیف پیرائے میں بیان کر* ہے، اور قار M کو ایسے مقام پر پہنچا* ہے، جہاں وہ شرم محسوس کرنے کے بجائے اپنے خوابوں او* آسودہ خواہشات سے لطف + وز ہوتے ہیں۔فرائیڈ کے مطابق ا یہ عام K ن اور فن کار میں یہی فرق ہے کہ فن کار تخیل کی د* میں اپنے تمام* آسودہ خواہشات و* ت کی تکمیل کر کے وہاں کھو کر نہیں رہ جا* ، بلکہ تخیل کی مدد سے* مکمل تصو یوں کو نہ صرف مکمل کر کے لطف ومسرت کا رنگ بخشتا ہے، بلکہ انھیں الفاظ* یا اصوات کی صورت میں قید کر کے واقعات کی د* میں لوٹ کر بھی آ* ہے، اور جس طرح فن کار اپنی محرومیوں کی تشفی کا سامان عالم تخیل میں کر* ہے، اسی طرح قار M وسامعین اس کی تحر یوں میں اپنی دکھوں اور محرومیوں کا مداوا* پاتے ہیں، اور ا یہ گونہ اطمینان محسوس کرتے ہیں۔اس طرح لوگ ان کے تخیلات کو حقائق ہی کے عکس سمجھنے لگتے ہیں، اور اس طرح وہ عام لوگوں میں ہیرو کا مقام* پا 8 ہے۔فرائیڈ کے Ä یۂ فن کے* رے میں علی عباس جلال پوری لکھتے ہیں:

> ''فر+ ڈ کہتا ہے کہ ہمیں ادب اس لیے اچھا لگتا ہے کہ اس کے طفیل ہم اپنے ''جاگتے ہوئے خوابوں'' سے شرم محسوس کیے بغیر ان سے محظوظ ہوتے ہیں۔اس کے خیال میں دوسرے لوگوں کی طرح شاعر اور فن کار بھی حکومت، شہرت، دو ت اور عورتوں کی محبت کے تمنائی ہوتے ہیں، لیکن اپنی نفسیاتی مجبوریوں کے* } ان کے حصول کے لیے کوئی حقیقت پسندانہ کوشش نہیں کر* پاتے۔اس مقصد کے لیے وہ تخلیق فن سے رجوع کرتے ہیں۔۔۔فر+ ڈ کہتا ہے کہ ا یہ فن کار عالم تخیل میں . چیزیں* پا 8 ہے۔''[١٢]

فرائیڈ کی تحلیل نفسی نے اہل مغرب کے اخلاق کے ساتھ ساتھ فنونِ لطیفہ پر بھی گہرے ا* ات ثبت کیے ہیں۔فر+ ڈ کے خیال میں جنسی . بے کے ساتھ ساتھ ہر اُس . بے کا اظہار، جس کے اظہار میں ہم ہچکچاہٹ اور جھجک محسوس کرتے ہیں، کا بے دھڑک اظہار نفسیاتی صحت مندی کے لیے ضروری ہے۔مغربی د* میں اد $ طبقہ نے فرائیڈ کی تحلیل نفسی کو ادب و فن میں انتہائی اہم اضافہ

قرار* دی ،اورادب میں اس کے فروغ کے لیے ہرممکن کوششیں کیں*۔ ول نگاروں میں پ و ت ،جائس،ورجیناوولف وغیرہ نے شعور کی رواورآزادتلازمہ خیال کی تکنیک تحلیل نفسی ہی سے ا: کی ہے۔اس کے علاوہ ڈاڈا،مکعبیت او* بالخصوص سرئیلزم (ورائے واقعیت) کی تحر ی- تحلیل نفسی کی مرہونِ منت ہے۔

سرئیلزم سے وابستہ شاعروادی$ اورمصوروں نے سیگمنڈ فرائیڈ کی تحلیل نفسی اورخوابوں کی ت جمانی کوC دبنا کراپنے خوابوں کوحقیقت سے 5نے کی کوشش کی۔اس طرح فرائیڈ کی خوابوں کی تشریح اس تحر ی- کیC د بن گئی۔چوè سرئیلزم تمام فنونِ لطیفہ کی علمبردارتھی،اس لیے اس تحر ی- میں شاعراورمصوردونوں طبقوں نے ب ڈھ پ ڈھ کرحصہ لیا۔سرریلسٹ شاعر اورمصورخوابوں کے بکھرے ہوئے مناظرجوں کے توں شاعری اورمصوری میں پیش کرتے تھے،اوراس تجر+ ی قسم کے آرٹ میں چھپی ہوئی سچائیاں تلاش کرتے تھے۔شعراء وا*ء میں آ+ رے ب یٹن ،لوئی آراگاں،دینے شار،را. ٹ ڈیسنوس ،انتونن آرتواس تحر ی- میں شامل تھے۔سرریلسٹ شعراء نے اسلوب کا*طریقۂ کاروضع کیا۔اس خودکاراسلوب میں بیک وقتÄ و دونوں کی خوبیاں جمع ہوگئیں۔یہ شعراء لفظی صنعتاَ ی اورتمثال کاری کے قائل تھے۔لفظیات کونئے نئے ڈھنگ سے ب تنااورا ی- مضمون کوسور َ- سے*+ ھنا ان کا محبوب مشغلہ تھا۔محبت،جنس اورخواب کی تمثالیں ان کے اسلوب میں ڈھل کرنئے معنوی$ میں+ ل گئیں۔سرریلسٹ شاعری بکھری ہوئی صورت میں تخلیق* پ تی ،لیکن اس اO رکے پیچھے تنظیم کا کوئی نہ کوئی اعلیٰ اُصول ڈھ+ نے کی کوشش کی جاتی تھی۔سرریلسٹ شعراء نے تجربے ومشاہدے کووسعت دے کراس کے طر i کارک+ ل ڈالااورعقلیت کی محدودد*کو پ رکرکے نئی اوروسیع د*کود* ی فت کرنے کی کوشش کی ۔

سرئیلزم کی تحر ی- سے مصورطبقہ* بلخصوص * ی دہ متا* ثر ہوا۔اَ چہ اس تحر ی- کے منشورمیں مصوری کا ذکر بہت ہی کم تھا،لیکن رفتہ رفتہ اس تحر ی- کے ز ی سایہ مصوری کوبہت فروغ 5،اوربعد میں سرئیلزم مصوری کی تحر ی- بن کراُبھری ۔اس تحر ی- کے تحت سرریلسٹ مصوری کی کئی اقسام ب ت چلی گئیں۔ان مصوروں میں سلواڈورڈالی،میکس ارنسٹ،آ+ رے میسن ،رینے Gٹ،جون میرو،شر r* پ ل کلی ،پکاسو،یوس ٹینگائے (Tanguy)وغیرہ پ اس تحر ی- کے گہرے ا* ثرات پ ڑے۔اس تحر ی- کی روسے یہ لازمی قرار** کہ مصوری اورمجسمہ سازی کے فنون،شاعری ہی کے صورت آفرین تغیرکوظاہرکرے۔

سرریلسٹ مصوروں نے فرائیڈ کے خوابوں کی تعبیر کے طریقۂ کارکوC دبنا کرمصوری کی د*میں وسعت پیدا کی۔فرائیڈ کے مطابق عالمِ خواب میں دکھائی دینے والے مناظر،تصورات بہت عجیب وغری$ ،بے ربط اوربیک وقت متضادقسم کے ہوتے ہیں۔بعض اوقات بیک وقت اتنی مختلف چیزیں دیکھنے کوملتی ہیں،جن کا ا ی- دوسرے سے کوئی تعلق نہیں ہو* ،اورنہ ان چیزوں کے سرپیرکا پتہ چلتا ہے۔مثلاً بعض اوقاتK ن کا جانورسے مکالمہ کر* ،گیڈرکوشیرپ حملہ کرتے ہوئے دیکھنا،کچھوے کا تندوے کی طرح دو**ی کسی بلند* لا پہاڑ* پ نی میں تیرتے ہوئے دیکھنا۔بظاہرخوابوں کے ان مناظرکی بے ربطی میں کوئی معنوی$ نہیں ،1فرائیڈ کے مطابق ہماری ذہنی+ گی میں کوئی چیز بلاوجہ* ی اتفاقی نہیں ہوتی ،اس لیے خوابوں کے بے معنی مناظر کے پس منظرمیں کوئی نہ کوئی حقیقت ضرورموجود ہوتی ہے۔سرریلسٹ مصوروں نے بھی علامات اورادغام(تصورات اورخیالات کوسمیٹ کرمختصرصورت میں ظاہرکر*) کے تحت خیالات اورتصورات کومختصرطور پ مختلف تصو ی وں کے روپ میں ظاہرکرنے کی کوشش کی۔جس طرح کارٹون (Cartoons) کی صورت میں ادغام کی بہترین مثالیں دیکھی جاسکتی ہیں،سرریلسٹ مصوروں کی تصو ی وں میں بھی کچھ اس قسم کے مناظر دیکھنے کو ملتے ہیں۔بقول کرامت حسین:

''ا- کارٹون میں آدمی کے : وخال اورا- گیدڑ، بھیڑیے اورشیر کے : وخال کو یوں یکجا کیا جاسکتا ہے کہ اس کی *ٹانگیں گیڈر کی سی ہوں، جسم بھیڑیے، کا سا ہو اور چہرہ شیر کا سا ہو۔''[۱۳]

K ن عالم خواب میں اکثر دو* دو سے *زیدہ مقامات کو اکٹھا کر کے ا- اورمقام کی صورت میں* دو* دو سے *زیدہ آدمیوں کو 5 کر ا- اور آدمی کے روپ میں دیکھتا ہے۔یعنی ہرا- میں سے کچھ ا۔ ا کو لے کر ان *کا باہمی ادغام کر *دی جا* ہے۔مثلاً فرائیڈ کا ا- خواب ادغام کی اچھی مثال ہے۔فرائیڈ نے خواب میں ا- ڈاکٹر کو دیکھا، جس کی ڈاڑھی نہیں تھی ،لیکن عالم خواب میں ایسی لمبی ڈاڑھی کے ساتھ دیکھا، جو درحقیقت اس کے چچا کی تھی۔فرائیڈ کے مطابق اس کا وہ چچا انتہائی بے وقوف آدمی تھا۔فرائیڈ کے چچا اور ڈاکٹر کے ادغام سے یہ حقیقت سامنے آگئی کہ فرائیڈ کے خیال میں وہ ڈاکٹر اچھا K ن نہیں تھا۔فرائیڈ کے خوابوں کے اس طر i کار کے مطابق سرریئلسٹ مصوروں نے بھی بے شمار تصو یریں بنا N ،جن میں مختلف چیزوں کے ادغام سے نئی نئی سچائیاں وضع کرنے کی کوشش کی گئی۔یعنی بظاہرا- چیز کا دوسری چیز کے ساتھ کوئی تعلق دکھائی نہیں دیتا تھا،لیکن سرریئلسٹ مصوران مختلف چیزوں کے 5پ سے کوئی نئی سچائی دکھانے کی کوشش کرتے تھے۔

ان مصوروں میں ہسپانوی مصور سلواڈور ڈالی (Salvader Dali) *کا م اہمیت کا حامل ہے۔سلواڈور ڈالی ۱۹۲۹ء میں اس تحر- سے وابستہ ہوئے اور اپنی غیر معمولی ذہا$ ،جوشیلے پن اور حاضر جوابی کی+ و - شہرت* پ گئے۔وہ نہا$ مختصر لمحات میں *زیدہ سے *زیدہ تصاو یر بنانے پر قدرت رr تھا۔ان کی تصو یروں کی ورائے شعور کیفیات +مصوری کا اہم موڑ ہیں۔سلواڈور ڈالی کا آئل کینوس بعنوان (The Persistence of Memory) سریئلزم کا بے مثال شاہکار ہے۔تصو یر میں ا- آ یL زدہ خالی لینڈ سکیپ ہے ،جس میں چار گھڑ*یں دکھائی گئی ہیں۔ان میں سے ا- گھڑی K نی پوڑ $ کے سرو پگھلتی ہوئی دکھائی گئی ہے۔دو گھڑ*یں فضا میں معلق دکھائی گئی ہیں ،جو تقریباً پگھل چکی ہیں،جبکہ ا- گھڑی اصلی حا - میں دکھائی گئی ہے۔مصور نے اس عجیب وغر$ آ یL زدہ تصو یر کے ذریعے بتانے کی کوشش کی ہے کہ K ن وقت کے ظالم دیو کی قید میں مقید اور اس دیو کے سامنے بے بس ہے۔گھڑیوں کے پZ سے یہ* ابھارنے کی کوشش کی گئی ہے کہ ساری چیزیں وقت کے دا ٔرے میں فنا ہو رہی ہیں۔

سرریئلسٹ مصوروں کی فہر - میں ا- اور اہم مصور+ رے میسن ہے۔مصوری کا پیشہ اختیار کرنے سے پہلے وہ فوج میں سپاہی تھا۔ان کی تصو یروں میں B. سے پیدا شدہ ماحول کی عکاسی *U یں ہے۔+ رے میسن نے مصوری کا خاص اسلوب اختیار کیا، جس کو خاصا سرا Hیا اور جو (Four Elements) کے* م سے *جا* پہچا* جا* ہے۔تمثیل کاری کے میدان میں + رے میسن نے خاصا کام کیا۔K نی سر کا پھول* یستارہ کی شکل اختیار کر*، پہاڑ کی تقلیب عورت میں ہو، کیڑے مکوڑے کا بہادر جنگجو* ی ایثار کا پتلا بن جا*، وغیرہ ان کی تمثیل کاری کے اچھے نمونے ہیں۔اس طرح اس نے سریئلزم کی مصوری کو نئے جہانوں سے متعارف کرا*ی۔

۱۹۲۶ء میں ا- اور مصور رینے G ٹ (Rene Magritte) نئے+ از کے ساتھ جلوہ /ا ہوا۔ان کی مصوری کی خاص اور حیران کن* بت اس کی سادگی تھی۔وہ اپنا مواد روزمرہ کی + گی سے 8 ،اور قوت متخیلہ کی+ و - تصو یروں میں تحیر کے* ر پیدا کر*۔ ان کی تصو یریں اکثر مبہم قسم کا ماحول فراہم کرتی ہیں۔مثلاً ''دیوار، جو دروازہ* $ ہوتی ہے''،''+ھی گلی، جو محل کی طرف جاتی ہے''،''پھولوں کے گلدستہ میں بم''،''ا-* پ دری میں چھپا ہوا قاتل'' وغیرہ۔بقول اد$ سہیل:

''G ٹ کی بہت سی تصویریں اسی طرح کے ابہام سے پُر ہیں۔مثلاً ''کھڑکیاں دوسری کھڑکیوں کی جا$ نگراں''،''ایک گم شدہ جالی بندکمرے میں گھوڑادوڑرہاہے''۔''در# جن کے پتے پ+ ے ہیں''۔اس کی بوالعجبی دیکھیے۔وہ اپنی تصویر میں ایک معمولی* پ$ پیش کر ہے اوراس کے نیچے لکھ دیتاہے۔''یہ* پ$ نہیں ہے''اوردیکھنے والے کو یہ یقین آنے لگتاہے کہ واقعی یہ* پ$ نہیں ہے،چونکہ اسے G ٹ نے* پ$ نہیں بنایا ہے،اس لیے لازماً یہ * پ$ نہیں ہوگی۔''[14]

''پکاسو'' کی مصوری پر بھی سرئیلزم کی تحریک کے گہرے نقش ثبت ہوگئے تھے۔ان کی بہت سی تصویریں اس تحریک کے زیرِ اثر عجیب وغریب مناظرپیش کررہی ہیں۔اس کی دو تصویریں خصوصیت کی حامل ہیں۔ایک اس کی بنائی ہوئی شہرہ آفاق تصویر ''گیرنیکا''اوردوسری''شاخ پر+ ہ*'' بالخصوص اس رجحان کی علمبردارہے۔

ان تمام مصوروں نے تخیل کا سہارالے کرتصاویر کے پردے میں مکمل آزادی،بلاروک ٹوک اور بے دھڑک اپنے *بات کا اظہارکیا۔بظاہران تصویروں کے مختلف حصوں میںÄ وضبط* کوئی ربط دکھائی نہیں دے رہا،لیکن یہ تصویریں روزمرہ کی حقیقی +ز گی سے ہٹ کرکسی اورد* کاÂرہ کراتی ہیں۔ان تصاویر کی شبیہیں خوابوں کی د* سے تعلق رb ہیں،جو پوری طرح واضح نہیں ہیں۔ان کے ارد گرد کا ماحول ماورائی د* سے تعلق رr ہے،جن کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں۔یہاں چیزوں کوتوڑمروڑکرپیش کیاH ہے،اوراس توڑپھوڑ کا مقصدنئی د* کی تعمیر ہے۔یہاں چیزیں کواپنی اصلی صورت میں نہیں،بلکہ تخیل کی مدد سے ان کی ےy+ ل+ ل کر دکھائی گئی ہیں۔بقول پروفیسرنسیم نیشوفوز:

> ''سرئیلسٹ مصور کے لیے تکنیک کی کچھ* دہ ہی اہمیت تھی۔وہ ایسے خیال کا اظہارکر* چاہتے تھے،جوعقل وفہم کے کنٹرول سے آزادہو۔وہ اپنے خوابوں اوردماغی کیفیات کوکسی بھی ذریعہ سے پینٹ کر* چاہتے تھے۔وہ بیک وقت لاشعور،4 شعوراورتحت الشعور کے اسرارکو* چاہتے تھے۔غالباً یہ وجہ تھی کہ عام اشیاء ان کے کینوس پر عجیب وغریب ، بھیانک اور*تی اشکال میں چلی گئیں۔''[15]

ڈاکٹرسہیل احمدسرئیلسٹ مصوری کے* رے لکھتے ہیں:

> ''واقعیت کی تلاش کے بجائے واقعیت میں پوشیدہ امکا*ت کی تلاش ان مصوروں کاC دی طر i کارہے۔واقعیت *معروض کے وہ عناصر جوبھلادیے گئے ہیں،K1نی لاشعورمیں پوشیدہ ہیں،یہ مصوران خوابیدہ عناصرکواپنی تصویروں کے ذریعے جگا* چاہتے تھے۔''[16]

سرئیلسٹ مصوراپنی ان خواہشات کودو*رہ +ز ہ کر* چاہتے تھے،جوعرصہ درازسے ان کے لاشعورمیں خوابیدہ پڑی تھیں۔چونکہ اس سے پہلے ان مصوروں کو ان خوابیدہ خواہشات کے اظہارکا کوئی طر i ہاتھ نہیں* تھا،اس لیے سرئیلزم کوغنیمت جان کر تصاویر کے پردوں میں ان کا بھرپوراظہارکیا۔سرئیلزم کی تحریک بہت جلد ایک بین الاقوامی تحریک بن گئی اور بیلجئیم ، چیکوسلواکیہ ،جاپان، فرانس،انگلستان،اسپین ،امریکہ اورلاطینی امریکہ تک اس تحریک کادائرہ پھیلH ۔سرئیلزم کے اثرات اتنی تیزی سے پھیلتے گئے کہ ایسا موقع بھی* کہ بیک وقت اٹھارہ ممالک کے مصوروں نے اس تحریک کی مصوری کی نمائش میں شرکت کی۔اس تحریک سے متعلق

ہرمصور$ نئی تلاش میں سرگرم رہتا اور سرئیلزم کے دامن کو نئے نئے امکا*ت سے بھر دینا چاہتا تھا۔بقول پروفیسر نسیم نیشوفوز:

''سرئیلزم کا مصور ٹھوس اور تجر+ی دونوں قسم کی علامات تخلیق کرنے کو منا . سمجھتا ہے ۔سرئیلزم کا مقصد داخلی و خارجی حقیقت کی حدود کو توڑ کر ا ۔ ایسی ماورائی حقیقت (Super Reality) کو تخلیق کر* ہے ،جہاں حقیقت و غیرحقیقت ،عمل اور و. ان آپس میں مل جا N اور ساری K نی + گی پر چھا جا N ۔''[۱۷]

سرئیلزم کی تحر- ادب اور مصوری کی عالمی تحر- تھی ،جس کا زمانہ ۱۹۲۵ء سے ۱۹۴۰ء -- C ہے۔ادب اور آرٹ کی دوسری تحر r ں کے مقابلے میں سرئیلزم کی عمر بہت کم ہے ،1 اس کے ا ات دوسری تحر r ں کے مقابلے میں * دہ ہیں۔اس میں کوئی شک نہیں کہ اس مختصر سے عرصے میں اس تحر- نے آرٹ اور مصوری کی د* میں انقلاب * پا کیا۔ادب میں اس تحر- کی » یہ ہے کہ Ä کی لطافت بخش کر. اہ را - طریقۂ اظہار کے بجائے رمزیہ + ازِتحر یکو فروغ *ی۔خواب اور حقیقت کو 5 ی اور لاشعور کو مصوری کے حلقہ میں داخل کر کے ا- ر- سے بیسویں ر- پیدا کیے۔

یہ * ت روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ + گی ارتقائی حوالے سے آگے . ھنے اور مسلسل تغیرات * م ہے۔K نی خیالات ، *. ت اور Ä*یت میں تبد~ پیدا ہو* + گی کی اٹل حقیقت ہے۔لہذا سرئیلزم کی تحر- بھی اس تغیر سے خود کو نہ بچا سکی۔اگر ا- طرف اس تحر- نے آرٹ اور مصوری میں . ت کے ر- بھر دیے، تو دوسری طرف یہ بھی حقیقت ہے کہ یہ تحر- + نظمی اور بے ربطی اور O ر F پ منفی تحر- تھی۔سرریلسٹ فنکاروں کے . د- محض لاشعوری اتفاقات پر انحصار کر* ،فن کے اکتسابی حسن کو* کافی قرار دے کر اسے یکسر Ä+ از کر* اور + گی کی تمام پیچیدگیوں کا حل صرف خوابوں کو قرار دینا،مسائل کا حل نہیں، چنانچہ ۱۹۳۰ء کے بعد یہ تحر- کمزور پڑ گئی ،کیو è سیاسی اور معاشرتی حالات کے سازگار ہونے پر وہ ادی$ و مصور جو. B عظیم اول کے* . (اپنی محرومیوں کا ازالہ کرنے کے لیے اس تحر- سے وابستہ ہو گئے تھے،Ä*یت کی تبد~ کے شکار ہو گئے۔سرئیلزم کی تحر- کے کچھ ارکان نے مارکسزم میں پناہ لی اور کچھ دوسری تحر r ں سے متا ہو کر اس تحر- سے علیحدہ ہو گئے،اور اس طرح آہستہ آہستہ سرئیلزم کی یہ ادبی تحر- دوسری انقلابی تحر r ں میں ضم ہوتی چلی گئی۔1 اس امر سے انکار ممکن نہیں کہ سرئیلزم مکمل طور پر ختم نہیں ہوئی ۔چو è یہ تحر- اپنے ساتھ اظہار کے نئے طر j لائی تھی،اس لیے یقیناً ادب و مصوری میں نئے اضافے *. (بنی ۔اگر چہ سرئیلزم اب *. قاعدہ تحر- نہیں رہی،1 اس تحر- کے نئے اسالیبِ اظہار کا آرٹ اور ادب میں اب بھی مشاہدہ کیا جا سکتا ہے۔

حوالہ جات

۱۔ فردوس انور قاضی،ڈاکٹر، اُردو افسانہ نگاری کے رجحا*ت،مکتبہ عالیہ،لاہور*. ردوم ، ۱۹۹۹ء،ص،۲۶۷

۲۔ سہیل احمد،ڈاکٹر،''سرئیلزم''،مشمولہ ،ماہِ نو،کراچی،فروری، ۱۹۹۱ء ،ص،۳

۳۔ انور سد+ ،ڈاکٹر، اُردو ادب کی تحریکیں،انجمن. ق اُردو* پاکستان ،۱۹۹۶ء ،ص،۱۰۸

۴۔ عارف* قب،ڈاکٹر، بیسویں صدی کا ادبی طرزِ احساس ،غا . ú،لاہور ، ۱۹۹۹ء ،ص،۴۰

۵۔ ادی$ سہیل ،''سرئیلزم کا مرحلہ وار سفر''،مشمولہ،ادبیات،اسلام* . د،اکادمی ادبیات* پاکستان،۱۹۹۶ء ،ص،۴۵۴

۶۔ سہیل احمد،ڈاکٹر،''سرئیلزم''،مشمولہ ،ماہِ نو،کراچی،فروری، ۱۹۹۱ء ،ص،۵

۷۔ محمد حسن عسکری، مجموعہ محمد حسن عسکری، سنگ میل Å X، لاہور، ۱۹۹۴ء، ص،۲۴۹

۸۔ زوار حسین، ماورا واقعیت (سرئیلزم) مشمولہ، ماہِ نو، کراچی، مارچ، ۱۹۹۱ء، ص،۳۱

۹۔ عبدالحی علوی، پروفیسر، فلسفہ + کے: وخال، مرتبہ پروفیسر خواجہ غلام صادق، نگارشات، لاہور، ۱۹۸۶ء، ص،۲۶۹

۱۰۔ کرامت حسین، مبا*یت نفسیات، ایم۔ آر۔ ادرز، لاہور، س ن، ص،۳۵۴

۱۱۔ سلیم اختر، ڈاکٹر، نفسیاتی تنقید، مجلس ترقی ادب، لاہور، ۱۹۸۶ء، ص،۵۳

۱۲۔ علی عباس جلال پوری، ''فر+ڈ'' مشمولہ، فنون، لاہور، مئی، جون، ۱۹۷۰ء، ص،۳۳

۱۳۔ کرامت حسین، مبا*یت نفسیات، ایم۔ آر۔ ادرز، لاہور، س ن، ص،۳۶۳

۱۴۔ اد$ سہیل، ''سرئیلزم کا مرحلہ وار سفر''، مشمولہ، ادبیات، اسلام* د، اکادمی ادبیات *پکستان، ۱۹۹۶ء، ص،۴۵۶

۱۵۔ نسیم نیشوفوز، پروفیسر، سرر L ازم کیا ہے؟، مشمولہ، قومی *ن، کراچی، اپریل، ۱۹۹۶ء، ص،۵۹

۱۶۔ سہیل احمد، ڈاکٹر، ''سرئیلزم''، مشمولہ، ماہِ نو، کراچی، فروری، ۱۹۹۱ء، ص،۷

۱۷۔ نسیم نیشوفوز، پروفیسر، سرر L ازم کیا ہے؟، مشمولہ، قومی *ن، کراچی، اپریل، ۱۹۹۶ء، ص،۶۰